نقش آغاز

مولانا راشد الحق سمیع

مسجد الحرام کی سب سے بڑی شاندار اور تاریخی توسیع کا سنگِ بنیاد

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی تقریب میں شرکت

مکہ المکرمہ میں خانہ کعبہ (مسجد الحرام) جو خالق لامکاں کا پہلا مکاں اور ساری کائنات کا مرکزی محور' نقطہ عروج' اربوں مسلمانوں کی جبینوں اور قلوب کا مرکز عبادت' بے حساب و بے شمار ملائکہ کی تسکین روح کا ساماں' توحید و ایمان کا پہلا ستوں' عظمت و حرمت کا شہر امیں' عقیدتوں و محبتوں کا گلدستہ' حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تاریخی قربانیوں اور اخلاص کا بے مثال نمونہ اور خصوصاً حضور اقدس ﷺ کی لازوال جدوجہد کا مظہر و یادگار' مرکز تجلیات ربانی' چشمہ رشد و ہدایت اور دستورِ اسلام کی سادہ و رنگیں داستان کا پہلا سرورق ہے۔ جہاں سے ابراہیم خلیل اللہ نے توحید کے نعرۂ مستانہ و صدائے اللہ اکبر سے کفر و شرک کے ایوانوں کا سینہ ہمیشہ کیلئے چاک کر دیا' اور پھر آپ کی قابل فخر اولاد و احفاد کا ایک یتیم بچہ جو وجہ وجودِ کائنات اور خانہ کعبہ کی تخلیق و تعمیر کا امامِ رُشد اور دین توحید کا مبلغ و معلم اور ہادی ثابت ہوا اور اس حسیں مکیں کے وجود مسعود کی برکات سے مکاں (حرم شریف) کی رونقیں و زینتیں اپنے کمال تک پہنچیں۔

حرم مکی کی پہلے معمار اور انجینئر جبرائیل علیہ السلام اور ملائکہ کرام تھے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام و حوا علیہما السلام کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے وحی بھیجی گئی کہ آپ بیت اللہ شریف کی تعمیر کریں اور اس کا طواف کریں۔ پھر بعد میں طوفانِ نوح کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملائکوں کی رہنمائی سے ریت کے ٹیلوں کو ہٹا کر اس کی بنیادوں کو تلاش کر کے دوبارہ عین اسی جگہ خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی۔ واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل۔ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدی للعالمین۔ اور اسی طرح آپ نے اللہ تعالیٰ سے اسے دار الامن و دار التوحید بنانے کی عاجزانہ التجا کی۔ واذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا البلد امناً۔ اور الحمد للہ اسی دعاؤں کے طفیل آج تک ہر قسم کے فتنوں کے باوجود مکہ المکرمہ اور مملکت سعودی عربیہ ہر قسم کے شر و فساد سے محفوظ و مامون ہے۔

اسی طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قبیلہ جرہم نے بھی اس کی تعمیر نو کی۔ پھر بعد میں بنو قریش نے بھی حضور اقدس ﷺ کے ابتدائی زمانے میں خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی اور حجر اسود کی تنصیب کی سعادت حضور اقدس ﷺ کے حصے میں آئی۔ پھر بعد میں حضرت عمر فاروقؓ ' حضرت عثمانؓ اور خصوصاً حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے وقت میں کافی

توسیعات ہوئیں۔ الغرض مکہ المکرمہ کی مسجد الحرام کی توسیعات کا سلسلہ ہزاروں اور لاکھوں سال سے بتدریج چلا آرہا ہے اور ہر دور کے مسلم حکمرانوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر وتزئین و آرائش کے سلسلہ میں حتی المقدور کوششیں جاری رکھیں۔ اور اسے اپنے لئے سعادت دارین سمجھا۔ چاہے وہ بنوامیہ ہوں یا بنوعباس یا ترک ہوں۔ پھر بعد میں آل سعود کا مثالی دور حکمرانی جب شروع ہوا تو انہوں نے بھی دیگر اصلاحات اور وطن کی ترقی وتعمیر کے ساتھ ساتھ کعبہ شریفہ کی طرف بھی خصوصی توجہ مبذول کی اور جدید سعودی عرب کے بانی جناب شیخ عبدالعزیزؒ نے حرم شریف کی تعمیر وترقی کی طرف خصوصی توجہ کی۔ اسی طرح ان کے ستر سالہ دور حکومت میں متعدد بار توسیعات کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس سلسلے میں سابق سعودی حکمران مرحوم شاہ فہد کی حرمین کی توسیعات کے سلسلے میں خدمات انتہائی قابل تحسین اور قابل قدر ہیں۔ انہی تابناک خاندانی روایات اور حرمین کی خدمت کا جذبہ موجودہ سعودی حکمران جناب شاہ عبداللہ حفظہ اللہ کی روح اور فکر میں بھی رچا بسا ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دور حکمرانی کے ابتدائی اوائل میں حقیقی معنوں میں خادم الحرمین کے منصب کے مطابق نئی جدید توسیعات کے عظیم الشان منصوبہ جات بنائے۔ سب سے پہلے سعی یعنی صفا ومروہ کی توسیع جدید کا منصوبہ بنایا جو پہلے بہت تنگ برآمدے تھے' اب انہیں غزہ کی جانب کافی پھیلا دیا گیا ہے اور تقریباً اسے پانچ چھ منزلوں تک وسیع کردیا گیا ہے۔ اب چوالیس ہزار سے لے کر ایک لاکھ اٹھارہ ہزار افراد تک ایک گھنٹہ میں جدید سعی میں ایئرکنڈیشن سے آراستہ برآمدوں میں سعی کرسکتے ہیں۔ اسی طرح شاہ عبداللہ کا سب سے بڑا تاریخی کارنامہ منیٰ میں جمرات (شیطان) کا دیوہیکل پانچ منزلہ پلوں کی تعمیر ہے۔ حج میں سب سے مشکل اور سخت مرحلہ جمرات کو کنکریاں مارنے کا تھا۔ تنگ سی جگہ میں ہر سال سینکڑوں اور بعض اوقات ہزاروں افراد رش اور دھکم پیل کی وجہ سے جاں بحق ہو جاتے تھے' چنانچہ جمرات کا نیا نقشہ اور طرز تعمیر دنیا کی ایک منفرد اور قابل فخر اسلامی فن تعمیر کا ایک شاہکار ہے۔ ماہرین کی آراء کے مطابق جدید عمارت صدیوں تک آنے والوں کیلئے کافی ہے۔ اسی طرح موجودہ حرم شریف کی عمارت بڑھتی ہوئی آبادی کے سامنے بہت چھوٹی پڑگئی ہے اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے حرم شریف کے شمالی طرف یعنی باب العمرہ اور باب الفتح کی طرف دو تین سال سے پرانی بلڈنگوں اور ہوٹلوں کے گرانے کا کام شروع تھا۔ اور اب کچھ عرصہ سے اس جانب میلوں میں حرم کی تعمیر کا کام شروع ہے۔ چنانچہ ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ بمطابق ۱۹ اگست ۲۰۱۱ء کو اس نئی جدید توسیع کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا' اور اس سلسلے میں مکہ کے قصر صفا میں ایک بڑی یادگار تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی شان کہ اس تقریب میں سعودی عرب کے مقتدر سیاسی' قومی' علمی اور روحانی اہم شخصیات تو مدعو تھے مگر سعودی عرب سے باہر عالم اسلام اور عالم عرب کی شخصیات میں سے دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم اور جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ اس تاریخی ومبارک تقریب میں شرکت سے نوازے گئے اور دوسری شخصیت عالم عرب اور مصر کے معروف محقق' مفتی' عالم' علامہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی تھی۔ دونوں حضرات کو خصوصیت

کے ساتھ اس تقریب میں ممتاز حیثیت دی گئی اور سب سے پہلی نشست حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کیلئے مختص کی گئی۔ یہ روح پرور تقریب نمازِ تراویح میں حرم شریف کے ائمہ کرام کے اقتداء میں نماز کے بعد قصر صفا کے ایک عظیم الشان ہال میں منعقد کی گئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی جناب شاہ عبداللہ حفظہ اللہ تھے۔ اس موقع پر سعودی عرب کے وزیر مالیات جناب ابراہیم الاصاف نے منصوبے کے حوالے سے سامعین کو آگاہ کیا اور بتایا کہ اس پراجیکٹ پر مجموعی لاگت 80 ارب ریال (تقریباً 1840 ارب روپے) سے زائد آئیگی نیز یہ توسیع آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک تمام توسیعات سے بڑھ کر ہوگی۔ نئی توسیع میں چار لاکھ سکوئر میٹر رقبہ مسجد میں شامل ہو جائے گا۔ جس میں بارہ لاکھ سے زائد افراد سما سکیں گے۔ انشاء اللہ مجموعی طور پر حرم شریف میں توسیع کے بعد پچیس لاکھ کے لگ بھگ افراد نماز پڑھ سکیں گے۔ نئے حرم کو پرانے حرم کے ساتھ متصل کرنے کیلئے بارہ سو میٹر کشادہ 'ہوادار' روشن سرنگوں اور الیکٹرانک اور مینول سیڑھیوں اور پلوں کے ذریعے ملایا جائے گا۔ اس شاندار منصوبے کو جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے دن رات گیارہ ہزار کارکنان انجینئرز 'ٹیکنیشنز ماہرین تعمیرات اخلاص و ہمت کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔ کیونکہ موجودہ سعودی حکمراں کی یہ خواہش ہے کہ حجاج کرام اور معتمرین کی مشکلات جلد سے جلد حل ہوں اور ان کی زندگی میں ہی یہ عظیم منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچے۔ اس موقع پر مکہ معظمہ کے گورنر شہزادہ خالد الفیصل نے جناب شاہ عبداللہ کی مسجد الحرام کی نئی توسیع اور دیگر جدید منصوبوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اسی طرح حرمین الشریفین کی انتظامیہ کے چیف صالح ابن عبدالرحمان الحصین نے مسجد حرم کی نئی توسیع اور اس کے بہترین ڈیزائن نقشوں پر سعودی یونیورسٹیز کے ماہرین کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس تقریب میں حجرِ اساسی رکھنے کی مبارک رسم بھی ادا کی گئی اور دیگر تمام اہم منصوبوں کی بادشاہ نے باقاعدہ منظوری دی۔ دارالعلوم حقانیہ کے لئے حرم شریف کی عظیم الشان نئے توسیعی منصوبے کے حوالے سے اس پر سعادت تقریب میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی شرکت اور عزت افزائی نہایت ہی سعادت اور افتخار کی بات ہے۔ نیز یہ دارالعلوم حقانیہ کی شبانہ روز علمی 'دینی' سیاسی' تصنیفی' تالیفی' دعوتی اور جہادی خدمات اور حضرت مولانا مدظلہ کی دینی و سیاسی و ملی خدمات کا اعتراف بھی ہے۔ پاکستان کیلئے بھی یہ امر باعث عز شرف ہے۔ اس موقع پر ادارہ مملکت سعودیہ عربیہ کی انتظامیہ اور خصوصاً سعودی فرمانروا جناب شاہ عبداللہ اور پاکستان میں متعین عزت ماب سفیر عبدالعزیز ابراہیم الغدیر کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہے کہ جن کے اخلاص و توجہات سے حرم شریف کی جدید توسیع کی تاریخی و یادگار تقریب میں دارالعلوم حقانیہ کو نمائندگی ملی۔ اسی طرح حرم مکی کے روح رواں اور عالمی شہرت کے حامل خوش الحان امام جناب ڈاکٹر الشیخ عبدالرحمٰن السدیس مدظلہ نے بھی قصر صفا کے قیام کے دوران حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کو قیام اللیل کی روح پرور دعا کرانے کے بعد اپنا نیاز یر استعمال خصوصی قیمتی جبہ بطور ہدیہ پیش کیا اور اسے مولانا مدظلہ کو پہننے کی فرمائش کی۔ شیخ عبدالرحمٰن السدیس کی یہ خصوصی محبت بھی حضرت مولانا مدظلہ' دارالعلوم اور خاندان حقانی کے لئے سرمایہ سعادت ہے۔